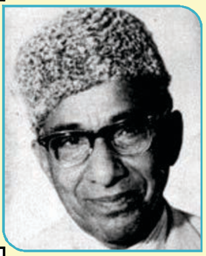

حفیظؔ جالندھری

پیدایش: ۱۹۰۰ء

وفات: ۱۹۸۲ء

تصانیف: شاہ نامۂ اسلام، تلخابۂ شیریں، نغمہ زار، سوزوساز

حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی رخصتی

چلی تھی باپ کے گھر سے نبیؐ کی لاڈلی، پہنے
حیا کی چادریں، عِفّت کا جامہ، صبر کے گہنے
رِدائے صبر بھی حاصل تھی، توفیقِ سخاوت بھی
کہ ہونا تھا اُسے سرتاجِ خاتونانِ جنّت بھی
اُسی کی تربیت میں اُسوَہ تھا یُمن و سعادت کا
اُسی کی گود سے دریا اُبلنا تھا شہادت کا
وہی غیرت جو مہرِ خاتَمِ حقؐ کا نگینہ تھی
امیںؐ کی لاڈلی ہی اُس امانت کی امینہ تھی
علیؓ مرتضٰی نے آج تاجِ ''ہَل اَتیٰ''[1] پایا
دُلھن کی شکل میں اِک پیکرِ صدق و صفا پایا
پدَر کے گھر سے رخصت ہوکے زہراؓ اپنے گھر آئیں
توکّل کے خزانے، دولتِ مہر و وفا لائیں
جہیز اُن کو ملا جو کچھ شہنشاہِ دو عالَمؐ سے
ملا ہے درس ہم کو سادگی کا فخرِ آدمؐ سے
متاعِ دُنیَوی جو حِصّۂ زہراؓ میں آئی تھی
کھجوری کھُردرے سے بان کی اِک چارپائی تھی

۱۔ ان الفاظ میں قرآن کی ''سورۃ الدھر'' کی آیت ۸ کی طرف اِشارہ کیا گیا ہے مزید تفصیل کے لیے اس سورۃ کی تفسیر کا مطالعہ کیجیے۔

مشقت عمر بھر کرنا جو لکھا تھا مقدر میں
ملی تھیں چکیاں دو تاکہ آٹا پیں لیں گھر میں
گھڑے مٹّی کے دو تھے اور اِک چمڑے کا گدّا تھا
نہ ایسا خُوش نما تھا یہ، نہ بد زیب اور بھدّا تھا
بھرے تھے اُس میں رُوئی کی جگہ پتے کھجوروں کے
یہ وہ ساماں تھا جس پر جان و دل قربان حُوروں کے
وہ زہراؓ جن کے گھر تسنیم و کوثر کی تھی ارزانی
ملی تھی مشک اُن کو تاکہ خُود لایا کریں پانی
ملا تھا فَقر و فاقہ ہی مگر اصلی جہیز اُن کو
کہ بخشی تھی خدا نے اک جبینِ سجدہ ریز اُن کو

(ماخوذاز: شاہ نامۂ اسلام)